سورہ روم | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O | ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوْ نُوْ امِنَ الْمُشْرِکِیْنَ O مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا کُلُّ حِزْبٍ بِمَالَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ O

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

[14شوال 1431ھ بمطابق 24 ستمبر 2010]

عنوان

توکل

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوھری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاھور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے تو قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوھری صاحب صدر جوھری ٹرسٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَهْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ○

صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ○

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع ''توکل'' اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

ایک ہوائی جہاز دس ہزار فٹ کی بلندی پر اڑ رہا ہے۔ اس میں سے ایک چھاتہ بردار فوج کا سپاہی نہایت اطمینان سے نیچے چھلانگ دیتا ہے۔ وہ ایسا کس بنا پر کرتا ہے؟ اس بنا پر کہ اسے اپنی چھتری پر پورا پورا بھروسہ ہے، کامل اعتماد ہے۔ اسے یقین ہے کہ وہ اسے ہوا میں تھامے رکھے گی۔ اس قسم کے بھروسے اور اعتماد کو توکل کہتے ہیں۔ طبیعی دنیا میں سارا کاروبار اس یقین پر سرانجام پاتا ہے کہ قوانین فطرت اٹل ہیں اور ان پر پورا پورا بھروسہ کیا جاتا ہے یہی وہ بھروسہ ہے جس کی بنا پر ڈاکٹر مریض کو زہر کا ٹیکہ لگا دیتا ہے اور وہ تریاق کا کام کرتی ہے۔

جس طرح طبیعی دنیا میں خدا کے قوانین اس قدر قابل اعتماد ہیں، اسی طرح، انسانوں کی تمدنی دنیا کے لئے بھی اس نے جو قوانین دیئے ہیں وہ اپنی نتیجہ خیزی کے اعتبار سے اٹل ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ طبیعی دنیا میں قوانین خداوندی کے نتائج محسوس شکل میں جلدی سامنے آجاتے ہیں۔ اس سے سطح بین انسان دھوکا کھا جاتا ہے کہ یہ قوانین (جنہیں خدا کے ''وعدے'' کہا جاتا ہے) یقینی نہیں ہیں لیکن مومن وہ ہے جسے ان قوانین کی نتیجہ خیزی پر پورا پورا یقین ہو۔ اسے خدا پر ''توکل'' کہا جاتا ہے اور ایسا کرنے والوں کو متوکلین۔ اسی جہت سے خدا کی ایک صفت الوکیل ہے۔ یعنی وہ جس کے قوانین کی نتیجہ خیزی پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکے۔ جس طرح چھاتہ بردار فوج کا سپاہی، اپنی چھتری کے توکل پر بلادھڑک جان کی بازی لگا دیتا ہے اسی طرح جماعت مومنین خدا کے قوانین کی نتیجہ خیزی پر ایمان سے وہ کام کر دکھاتی ہے جو سطح بین انسانوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ اس جماعت کے بے پناہ جرأت اور حیرت انگیز کامیابیاں اسی نتیجہ توکل کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ توکل، مومن کی کس قدر بنیادی صفت، اور اس کی تحیر انگیز قوتوں کا ضامن ہوتا ہے۔ توکل درحقیقت ایمان کی استواری اور یقین کی پختگی ہی کا دوسرا نام ہے۔ لیکن کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ قوانینِ خداوندی پر اس قسم کے اعتماد اور بھروسے کے ساتھ، وہ سامان اور ذرائع بھی مہیا کئے جائیں جو آپ کے زیر نظر پروگرام کیلئے ضروری ہیں۔ توکل، ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے کا نام نہیں۔ توکل اسباب و ذرائع کو مہیا کرنے کے بعد پورے پورے عزم اور ہمت سے، غیر متذبذب طور پر حصول مقصد کیلئے جدوجہد کرنے کا نام ہے۔ توکل سے

انسان کے اندر نفسیاتی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے اس کے اسباب و ذرائع عام اندازے سے کہیں بڑھ کر نتائج پیدا کرتے ہیں۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کبھی نشانہ ٹھکانے پر نہیں بیٹھتا۔ توکل انسان کے ہاتھوں کو کانپنے نہیں دیتا۔

توکل کی تاکید:

ا۔ ہر بات خدا کے قانون کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے قوانین کی اطاعت کرو۔ اور ان پر پورا پورا بھروسہ رکھو۔(11/123)

۲۔ اس خدا پر توکل کرو جو کبھی مرتا نہیں۔ ہمیشہ زندہ ہے اس لئے اس کے قوانین بھی پائندہ ہیں(25/58)

۳۔ قوانینِ خداوندی کے خلاف کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے اس پر بھروسہ رکھو۔(37-39:36)

۴۔ خدا کے سوائے کوئی اس قابل نہیں کہ اسے الٰہ تصور کیا جائے اس لئے توکل بھی اسی پر کرنا چاہئے۔(64/13)

۵۔ استقامت کے ساتھ حوادث کا مقابلہ اور توکل(16/42)

۶۔ عزم (پختہ ارادہ) کے ساتھ توکل(3/159)

مومن قوانین خداوندی پر توکل رکھتے ہیں:

(ا) مومن، سخت حوصلہ شکن حالات میں بھی خدا پر توکل رکھتے ہیں(3/173)

(۲) جب مومنین کے سامنے قوانین خداوندی پیش کئے جاتے ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے رب کی قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں(8/2)

(۳) رسول اللہؐ سے کہا گیا کہ اگر لوگ (اس قدر حقائق بیان کرنے کے بعد بھی) تم سے اعراض برتیں، تو تم ان سے کہدو کہ میرے لئے خدا کافی ہے۔ میں اس پر پورا پورا بھروسہ رکھتا ہوں۔ اس لئے تمہارے ساتھ مفاہمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(13:30)(9:129)

(۴) مومنین حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ ہم خدا پر توکل رکھتے ہیں(10:85)

(۵) توکل کرنے والے خدا پر توکل کرتے ہیں(12:67)

(۶) مومنین کی صفت توکل علی اللہ ہے(3:159)

توکل کے مقامات:

☆ جب میدانِ جنگ میں حالات بڑے حوصلہ شکن تھے تو مومن اس وقت بھی خدا پر توکل رکھتے ہیں(3/122)

☆ حضورﷺ سے کہا گیا کہ معاملات میں اپنے رفقاء سے مشورہ کرو۔ اور جب فیصلہ کر لو تو پھر خدا پر پورا پورا توکل رکھو(3/159)

☆ منافقین کی سازشوں سے گھبراؤ نہیں، خدا پر توکل رکھو (4/81)

☆ دشمن سے ڈرو نہیں ہمت کر کے آگے بڑھ جاؤ۔ کامیابی تمہاری ہوگی۔ یہ تاکید حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو کی تھی جب وہ دشمن سے ڈر کر ارضِ فلسطین پر قبضہ کرنے سے جھجکتے تھے (5/23)

☆ انہوں نے ہمت نہ کی تو وہ سرزمین ان پر چالیس سال تک حرام قرار دیدی گئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ توکل، انسان کے اندر عزم پیدا کرتا ہے۔ اگر انسان خود کچھ نہ کرے اور سمجھے کہ خدا ہی سب کچھ کر دیگا تو یہ توکل نہیں۔ بے عمل رہنے کیلئے فریب نفس ہے اور اس کا نتیجہ تباہی۔

☆ جب حضرت شعیبؑ کو قوم نے دھمکی دی کہ ہمارا مذہب اختیار کرلو ورنہ تم پر سختی کی جائے گی، تو انہوں نے کہا کہ ہم باطل پرست نہیں بن سکتے۔ جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو کرلو۔ ہم خدا پر توکل رکھتے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ ہم حق پر ہیں ہم اپنی پوری پوری قوت کے ساتھ تمہارا مقابلہ کرینگے (7/89)

☆ اگر لوگ حق سننے کے بعد بھی اعراض برتیں، تو ان سے کہہ دو کہ میں تم سے مفاہمت نہیں کرونگا میرے لئے خدا کافی ہے۔ اس کے قوانین کے علاوہ کسی میں قوت و اقتدار نہیں، میرا بھروسہ اسی پر ہے (9/129)

☆ حضرت نوحؑ نے بھرپور مخالفت کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں (10/71)

☆ جب خدا نے سیدھا راستہ دکھادیا تو اس پر توکل کیوں نہ کیا جائے (14/11-12)

☆ جسے یقین ہو کہ وہ واضح حق پر ہے، اسے مخالفت کی پرواہ کئے بغیر توکل کرنا چاہیئے (27/79)

☆ مخالفت کی اذیت رسانیوں سے خائف ہو کر ان کی اطاعت مت اختیار کرو۔ خدا پر توکل رکھو۔ (33/48)

☆ اگر دشمن صلح کیلئے آمادہ ہو تو اس سے صلح کرلو۔ اس سے نہ ڈرو کہ وہ دھوکا دے جائیگا۔ اس کی تدبیر کرلو اور خدا پر توکل رکھو۔ (8/61)

توکل کے نتائج:

- خدا کے قوانین غلبہ اور حکمت کے مالک ہیں۔ اس لئے ان پر توکل رکھنے والے ناکام نہیں ہو سکتے (8/49)
- خدا متوکلین کو پسند کرتا ہے (3/158)
- خدا پر توکل، منافقین کی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے کفایت کرتا ہے (4/81)
- دشمن کی بڑھتی ہوئی قوت کو روک دیتا ہے (5/11)
- توکل کرنیوالوں پر شیطان غالب نہیں آسکتا۔ ان کے مفاد پرستانہ جذبات ان کے دل میں تذبذب پیدا نہیں کر سکتے۔ مفادِ عاجلہ انہیں مستقل اقدار سے ہٹا نہیں سکتے (16/99)

➜ جو خدا پر توکل کرے تو خدا اس کیلئے کافی ہو جاتا ہے (65/3)

الوکیل۔ خدا کی صفت:

▲ خدا وکیل ہونے کی حیثیت سے کافی ہے (4/81)

▲ اس خدا پر توکل کرو جو ہمیشہ زندہ ہے، کبھی مرنے والا نہیں (25/58)

▲ اللہ اپنے بندے کیلئے کافی ہے (17/65)

▲ اگر خدا مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور اگر وہ چھوڑ دے تو کوئی مدد نہیں دے سکتا (یعنی کامیابی اس کے قوانین کے ساتھ متمسک رہنے سے ہوتی ہے انہیں چھوڑ دیا جائے تو ناکامی ہوتی ہے) اس لئے مومن خدا پر توکل کرتے ہیں (3/159)

▲ خدا ہر شے پر وکیل ہے۔ اس کے معنی ہوتے ہیں وہ جس کی سپردگی میں کوئی اپنے آپ کو دیکر کامل اطمینان سے بیٹھ جائے (11/12)

▲ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے جب بنیامین کی حفاظت کا عہد لیا تو کہا جو کچھ ہم نے کہا ہے اس پر خدا وکیل ہے (12/66)

▲ خدا کے سوا کسی کو وکیل مت بناؤ (17/2)

▲ اگر ہم وحی کو لے جائیں تو (اے رسولؐ) ہمارے خلاف تجھے کوئی وکیل نہ ملے (17/86)

▲ قیامت میں کوئی کسی کا وکیل نہیں ہوگا۔ (4/109)

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین